مرزا کو ہم نے کیوں چھوڑا؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اب اس کے تعاقب کی ضرورت باقی نہیں رہی اس کا کام تمام ہوگیا ہے۔

اب اس سے بحث سائل تحصیل حاصل و تطویل لاطائل ہے۔ اس اجمال کی تفصیل بقدر ضرورت کی جاتی ہے۔ کہ جب مرزا نے اپنی تحریرات و رسائل میں عقائد باطلہ مخالفہ اسلام شائع کئے تو اسلامی دنیا میں ایک تہلکہ سا مچ گیا۔ اور دنیا بھر کے عالمان دین کی طرف سے (جن کو وہ عقاید پہنچے) اُس پر طعن ولعن کا مینہ برسنا شروع ہوگیا۔

پھر از انجملہ بعض علماء اور پولٹش اعیان اسلام کا یہ خیال رہا۔ کہ اس کے عقاید باطلہ و مقالات مخالفہ اسلام کی طرف توجہ ہی نہ ہو۔ اور ایسے شخص کو کوئی عالم اسلام اپنا مخاطب ہی نہ بناوے۔ اور مخاطب صحیح نہ سمجھے۔ اور اپنے خطاب سے اوس کو عزت و وقعت نہ دے وہ عقاید یوں ہی مضمحل و بے اعتبار ہو جائیں گے۔ اور اس سے بحث وخطاب کرنے سے وہ عقاید مشتہر ہونگے۔ اور کسی نہ کسی کے دل میں وہ جگہ پکڑ لیں گے لیکن اکثر علماء کا خیال رہا۔ کہ اس کے وہ عقائد قبیحہ و مقالات شنیعہ بذریعہ اس کی تحریرات و اشتہارات جابجا پھیل چکے ہیں۔ اور بہت سے ناواقف مسلمان ان عقاید کو دیکھکر اس کے دام تزویر میں پھنس گئے ہیں۔ اور آئیندہ پھنسینگے۔ اس کے خطاب سے سکوت واعراض اس صورت میں مناسب تھا کہ اُسکے خیالات دنیا میں نہ پھیلتے۔ اور جس حالت میں کہ وہ اکثر بلاد میں پھیل چکے ہیں۔ اور عوام مسلمانوں کا ان میں پھنس جانا وقوع میں آچکا ہے تو اب اس کو نالایق خطاب سمجھ کر اس کی بحث وخطاب سے سکوت کرنا اس بیت کا مصداق و مورد بنتا ہے ؎

اگر بینیدکہ نابینا و چاہ است ✦ اگر خاموش بنشیند گناہ است

اُن ہی دور اندیش لوگوں میں سے ایک یہ خاکسار بھی تھا جس نے رد اباطیل

عقائد مرزا کا بہت حصہ لیا۔ اور پوری پانچسال تک اس کا ایسا تعاقب کیا کہ اسکو گھر تک پہنچا دیا۔ بلکہ زندہ در گور کر دیا۔ اور اس کے اصول و فروع مذہب باطل سے کوئی ایسا مسئلہ نہ چھوڑا جس کا ابطال دلائل شرعیہ و براہین عقلیہ سے نہ کیا اور اس کا فساد و کساد ظاہر نہ کر دیا ہو۔ یہانتک کہ اس بحث ورد تفصیلی سے وہ خوف و اندیشہ ابتلاء عوام بدام مکائد و مغالطات اس دشمن اسلام کا اٹھ گیا۔ اور یہ یقین حاصل ہو گیا۔ کہ ناظرین وسامعین عقائد باطلہ مرزا سے جو شخص خاکسار کی بحث و رسائل کو دیکھے گا یا سنے گا۔ وہ اس کے دام تزویر میں نہ پھنسیگا۔ اور جو متعصب یا احمق صرف کلام مرزا کو پڑھ کر یا سنکر یکطرفہ فیصلہ کرلیگا۔ اور اس کا رد و جواب نہ دیکھنا چاہے گا اس کے حق میں ابد الدہر رد مرزا میں مصروف رہنا کوئی فائدہ و اثر نہ دکھائے گا۔ یہ سوچکر خاکسار نے اعلان ذیل مشتہر کیا۔ جو اشاعۃ السنہ جلد شانزدہم کے صفحہ ۳۰۴ میں درج ہے۔

موقوفی جنگ کا اعلان

قادیانی صاحب! چار سال کامل ہماری آپ کی جنگ رہی۔ اب ہم اپنے اور دیگر مسلمانوں کے خیال میں آپ کا کام تمام کر چکے ہیں۔ اور آئیندہ آپ سے جنگ کرنی نہیں چاہتے۔ اب ہم کو پرانے عیسائیوں اور آریوں اور (اگر مسلمان مدد دیں تو) تہذیب اخلاق جدید کے مقابلہ کی مہم درپیش ہے۔ آئیندہ آپ ہم کو مخاطب نہ کرینگے تو ہم بھی آپکو مخاطب نہ کریں گے۔ آپ سکھوں آریوں اور عیسائیوں کو مخاطب کر کے ٹکے کما دیں۔ مسلمانوں سے چھیڑ چھاڑ چھوڑ دیں آپ اس امر کو نہ مانیں گے تو پھر جنگ قایم رہے گی ؎

گر صلح خواہی نخواہیم جنگ • وگر جنگ جوئی ندارم درنگ

اس اعلان پر بھی جب اس نے سکوت اختیار نہ کیا اور پھر بھی چھیڑ چھاڑ کا سلسلہ جاری رکھا۔ تو ایک سال کے بعد ہم نے دوبارہ اعلان جلد ہفدہم کے صفحہ ۳۳۲ میں مشتہر کیا جو ذیل میں

منقول ہے۔۰

موقوفی جنگ کا دوبارہ اعلان

سنہ ۱۸۹۶ء میں ہم نے قادیانی کو موقوفی جنگ کا اعلان دیا تھا۔ پر اُس نے موقوفی جنگ کو منظور نہ کیا۔ اور ہم سے چھیڑ چھاڑ کو نہ چھوڑا۔ لہذا ہمکو بھی مجبوری اُسکا مقابلہ کرنا پڑا۔ اب ہم نے اوس کو دوبارہ شکست دی۔ اور اس کی الہامی گولہ باری اندازی بند کر دی جس کی تشریح نمبر ۸ و ۹ جلد ہذا میں ہوچکی ہے۔ لہذا ہم دوبارہ موقوفی جنگ کا اعلان دیتے ہیں سو وہ آئندہ ہم سے تعاطب نہ کرے گا تو ہم بھی اوس کا تعاقب نہ کریں گے۔ وہ ہم سے چھیڑ چھاڑ کرنے میں اپنی دکان کی رونق سمجھ کر اوس کو ترک کرنا چاہیئے۔ تو اس کے نیک خیال پیرو جو دھوکہ میں آکر اوسکے اتباع میں پھنس گئے ہیں۔ اوس کو سمجھا دیں اور کہیں کہ اب اشاعۃ السنہ کو ان یونی ٹیرین عیسائیوں کی جو اسوقت اسلام پر بے تحقیق و ناانصافی سے تلوار چلا چکے ہیں خبر لینے دیں۔ اپنے مقابلہ میں اوسکے اوقات کو صرف نہ کریں۔

اس اعلان کو بھی دیکھ کر اُسکا منہ بند نہ ہوا تو خدا تعالے نے اُس کا شر اور بحق اہل اسلام و دیگر اقوام اُس کا ضرر اٹھانے اور ٹلنے کے لئے اس کی ضرر رسان طبیعت کے مادہ فاسدہ کو زیادہ تر اس طرف متوجہ کر دیا۔ کہ وہ لوگوں کو دل آزار الہام اور ڈرانے والی پیشگوئیاں سُنا کر ڈرا دے اور دھمکا دے۔ اور اس ذریعہ سے اپنا مذہب باطل پھیلا دے اسی سلسلہ میں اس نے ایک پیشگوئی ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو جس میں خاکسار اور دیگر دو شخاص کے حق میں موت و عذاب کی دھمکی تھی مشتہر کر دی۔ اس پیشگوئی نے اوس کو ملزم بنا کر عدالت مجسٹریٹ ضلع گورداسپورہ میں پہنچایا۔ اور اُس کے ساتھ خاکسار کو بھی جانا پڑا۔ اس الزام سے اُن کی خلاصی و رہائی تب ہوئی جبکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس سے حلفی عہد کرالیا اور اقرار نامہ لکھالیا۔ کہ وہ آئندہ ایسی پیشگوئی کسی شخص کے حق میں (مسلمان ہو خواہ عیسائی)

یا ہندو وغیرہ) نہ کرے گا۔ اور نہ کسی کے حق میں بددعا کرے گا۔ اور نہ کسی کو مباہلہ کی طرف بلاوے گا۔

اس امر کی تصدیق کے واسطے ہم اس مقام میں فیصلہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی نقل درج کرتے ہیں جس کو ہم مئی ۱۸۹۹ء میں جداگانہ چھاپ کر مجسٹریٹ موصوف کی خدمت میں (جو اسوقت کمشنر ڈویزن لاہور تھے۔) اور اسوقت سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب ہیں) ارسال کر چکے اور صاحب موصوف اس نقل کو مطابق اصل پا کر اس کی تصدیق فرما چکے ہیں

نقل فیصلہ مسٹر جے ایم ڈوئی صاحب بہادر آئی سی ایس

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور بمقدمہ مرزا غلام احمد ساکن قادیان

نمبر مقدمہ (۱/۸)

سرکار قیصرہند مستغیث بنام مرزا غلام احمد ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ملزم

الزام زیر دفعہ ۱۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری۔ تاریخ مرجوعہ ۱۵۔ دسمبر ۱۸۹۸ء

حکم

ہم نے دو اقرار نامجات کا مسودہ مشتمل پر چھ دفعات طیار کیا ہے جس کو مرزا غلام احمد قادیانی۔ اور مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی نے خوشی سے منظور کر لیا ہے۔ ان اقرار نامجات کی نظر سے یہ مناسب ہے کہ کارروائی حال مسدود کی جائے۔ لہذا ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو رہا کرتے ہیں۔ اور ہدایت کرتے ہیں کہ مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی کے برخلاف کوئی کارروائی نہ کیجائے۔

دستخط

نقل اقرار نامہ مرزا غلام احمد قادیانی بمقدمہ فوجداری - اجلاسی مسٹر جے - ایم ڈوئی صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور

مرجوعہ ۵ جنوری ۱۸۹۹ء فیصلہ ۲۵ فروری ۱۸۹۹ء نمبر بستہ قادیاں

نمبر مقدمہ ۱/۳

سرکار دولتمدار بنام مرزا غلام احمد ساکن قادیاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور - ملزم

الزام زیر دفعہ (۱۰۷) مجموعہ ضابطہ فوجداری -

اقرار نامہ

میں مرزا غلام قادیانی بحضور خدا وند تعالے باقرار صالح اقرار کرتا ہوں کہ آئندہ:-

(۱) میں ایسی پیشگوئی شائع کرنے سے پرہیز کروں گا - جس کے یہ معنے ہوں یا ایسے معنے خیال کئے جاسکیں کہ کسی شخص کو (یعنے مسلمان ہو خواہ ہندو ہو یا عیسائی وغیرہ) ذلت پہنچے گی - یا وہ مورد عتاب الہی ہوگا -

(۲) میں خدا کے پاس ایسی اپیل (فریاد و درخواست) کرنے سے بھی اجتناب کروں گا کہ وہ کسی شخص کو (یعنے مسلمان ہو خواہ ہندو ہو یا عیسائی وغیرہ) ذلیل کرنے سے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ وہ مورد عتاب الہی ہے یہ ظاہر کردے کہ مذہبی مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے -

(۳) میں کسی چیز کو الہام جتا کر شائع کرنے سے مجتنب رہونگا جس کا یہ منشا ہو یا جو ایسا منشا رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ فلاں شخص (یعنے مسلمان ہو خواہ ہندو ہو یا عیسائی) ذلت اٹھائیگا - یا مورد عتاب الہی ہوگا -

---

ف۱ یہ تفسیر مشتہر کی طرف سے نہیں ہے - بلکہ عدالت کے الفاظ ہیں - جو صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بوقت اقرار نامہ پڑھنے کے بطور تفسیر خود کہے تھے -

(۴) میں اِس امر سے بھی باز رہوں گا کہ مولوی ابوسعید محمد حسین یا اُن کے کسی دوست یا پیرو کے ساتھ مباحثہ کرنے میں کوئی دشنام آمیز فقرہ یا دل آزار لفظ استعمال کروں۔ یا کوئی ایسی تحریر یا تصویر شائع کروں جس سے اُن کو درد پہنچے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اُن کی ذات کی نسبت یا اُن کے کسی دوست اور پیرو کی نسبت کوئی لفظ مثل دجّال۔ کافر۔ کاذب بطالوی نہیں لکھوں گا۔ (بٹالوی کے سبجے بٹالوی ہونے چاہئیں۔ جب یہ لفظ بطالوی کر کے لکھا جاتا ہے تو اُس کا اطلاق باطل پر ہوتا ہے۔) میں اُن کی پرائیویٹ زندگی یا اُن کے خاندانی تعلقات کی نسبت کچھ شائع نہیں کرونگا۔ جس سے ان کو تکلیف پہنچنے کا عقلاً احتمال ہو۔

(۵) میں اس بات سے بھی پرہیز کروں گا کہ مولوی ابوسعید محمد حسین یا اُن کے کسی دوست یا پیرو کو اِس امر کے مقابلہ کے لئے بلاؤں کہ وے خدا کے پاس مباہلہ کی درخواست کریں تاکہ وہ ظاہر کرے کہ فلاں مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔ نہ میں اُن کو یا اُن کے کسی دوست یا پیرو کو کسی شخص کی نسبت کوئی پیش گوئی کرنے کیلئے بلاؤنگا۔

(۶) جہاں تک میرے احاطہ طاقت میں ہے میں تمام اشخاص کو جن پر میرا کچھ اثر یا اختیار [illegible] ہے ترغیب دونگا کہ وہ بھی بجائے خود اسی طریق پر عمل کریں جس طریق پر کار بند ہونے کا [illegible]

میں نے دفعہ نمبر ا و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ میں اقرار کیا ہے۔

العبد گواہ شد

مرزا غلام احمد بقلم خود   خواجہ کمال الدین بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

دستخط

جے۔ ایم۔ ڈوئی۔ دسٹرکٹ مجسٹریٹ۔

۲۴۔ فروری ۱۸۹۹ء۔

اسی مضمون کے اقرار نامہ پر مجھ سے بھی دستخط کرائے گئے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ اُس میں بجائے اس اقرار لینے کے کہ بٹالوی کو بطالوی ط سے نہ لکھا جائیگا۔ یہ اقرار لیا گیا ہے کہ قادیانی کو چھوٹے کاف سے نہ لکھا جاویگا۔ میں اس اقرار نامہ کے مطابق عمل کروں گا۔ اور اپنے دوستوں کو بھی مشورہ دیتا ہوں کہ وہ بھی اسپر کاربند رہیں۔

وازانجا کہ یہ فیصلہ میرے منشاء اور اس تجویز موقوفی جنگ کے جس کی بابت میں دو دفعہ رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۱۸۔ وغیرہ میں اعلان مشتہر کرچکا ہوں۔ عین مطابق ہوا ہے لہذا میں آئندہ قادیانی سے کبھی کسی قسم کا مباحثہ کرنا نہیں چاہتا۔ اور نہ اس کی ضرورت دیکھتا ہوں جو اس سے پہلے پانچ چھ سال تک ہوتا رہا ہے۔ اس کو کافی ووافی سمجھتا ہوں وہ بھی اپنی تحریر میں مجھے مخاطب نہ کرے۔

المشتہر { ابوسعید محمد حسین ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنہ من مقام بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

یہ فیصلہ ہمارے منشاء کے عین مطابق ہوا ہے جسپر ہمارا دو دفعہ کا اعلان منقولہ بالا شاہد عدل ہے۔ اور اس سے بڑھ کر کسی گواہ کی شہادت نہیں ہوسکتی۔

مگر مرزا غلام احمد سے کمال **تعجب** ہے۔ کہ وہ اس فیصلہ کو اپنے اشتہار ۲۷ دسمبر ۱۸۹۹ء میں ہمارے مخالف اور اپنی منشاء کے مطابق سمجھتا ہے۔ ہم تو اس کو مخاطب بنانا نہیں چاہتے اور جو وہ کہے اُسکا جواب نہیں دیتے۔ ہاں اسکے دام افتادہ سادہ لوحوں کو اسقدر نصیحت کرنے سے نہیں رُکتے کہ وہ اس کے اس دعوے کو یوں ہی نہ مان لیں اس سے اتنا تو پوچھیں کہ کیا آپ کا مدعا ومنشا یہی تھا۔ کہ آپ کی نبوت ختم ہوجائے۔ اور انذاری پیشگوئیاں اور دعائیں اور مباہلے حکماً اور جبراً عدالت سے بند کئے جائیں؟

اس سوال کے مقابلہ میں اگر وہ اس فیصلہ کو ہماری منشاء کے مخالف ہونے کی تائید وثبوت میں **یہ سوال کرے** جیسا کہ اُس نے

اشتہار ۲۷-دسمبر ۱۹۰۰ء میں کیا ہے - کہ "کیا آپ کا یہی منشار تھا کہ آپ آئندہ اپنے مخالف کے حق میں کفر کا فتوے نہ دیں اور اپنے فتوئے تکفیر کو جو اشاعۃ السنہ جلد ۱۲ میں درج ہے منسوخ کریں - تو اُس کا جواب وہ لوگ اس کو یہ دیں کہ اس فیصلہ کا یہ منشاء ہرگز نہیں ہے - کہ کوئی فریق اپنے مخالف کی نسبت فتوئے نہ دے اور اپنے خیال و اعتقاد کو بدل دے - لہذا یہ فیصلہ تمہارے مخالف (ابوسعید) کے مخالف نہیں - اس کی تفصیل اور دلیل وہ لوگ تقریر مابعد میں بصفحہ (۱۰۷) پائینگے -

فیصلہ و اقرار نامہ منقولہ بالا کے مضمون پر مجھ سے بھی دستخط کرائے گئے ہیں - اور میں نے اس فیصلہ کو اپنی منشاء کے عین مطابق سمجھ کر بڑی خوشی سے اور فوراً اُس پر دستخط کر دئے - جس کی وجہ یہ ہوئی کہ اس تاریخ ۲۵ - فروری ۱۸۹۹ء کو ملزم تو مرزا ہی تھا - اور اسی کی اُس تاریخ بحیثیت ملزم عدالت میں حاضری و پیشی تھی - اور اسی سے صاحب مجسٹریٹ نے اس مضمون کا اقرار نامہ لکھانا چاہا تھا میں اُس روز مقدمہ کی کیفیت دیکھنے کو بطور خود گورداسپور میں جا پہنچا تھا - میرا کوئی تعلق اس تاریخ کے مقدمہ سے نہ تھا - گو پہلے ۱۱- جنوری ۱۸۹۹ء کو سرسری طور پر بمقام گورداسپور میرا بیان بھی لیا گیا تھا - اور پھر بتاریخ ۱۴ فروری ۱۸۹۹ء بمقام پٹھانکوٹ مجھے بحیثیت سرکاری گواہ کے بلایا گیا تھا -

قانون دان اصحاب واحباب کا عام خیال ہے - کہ اگر میں اُس تاریخ گورداسپور میں نہ جاتا تو مجھ سے اس اقرار نامہ پر دستخط نہ کرایا جاتا مگر جب میں وہاں جا پہنچا - اور مرزا کو اس علم ہوا تو جس وقت مرزا سے مجسٹریٹ نے اقرار نامہ لکھوانا چاہا - اس وقت اُس نے یہ عذر پیش کیا کہ میرا مخالف بھی اس وقت احاطہ عدالت میں موجود ہے - اُس سے بھی یہ اقرار ... لیا جائے - جس پر نیک نیت مجسٹریٹ نے (جس کو دفع شر

اورامن قائم کرنا منظور تھا۔ اور اِس مقدمہ کو طول دینا یا کسی کو ضرر پہنچانا منظور نہ تھا۔) مجھے بھی عدالت کے کمرہ میں بُلایا۔ اور حسب استدعا مرزا مجھ سے بھی اِس اقرار نامہ پر دستخط کرانا چاہا تو میں نے بلا تامل اور فوراً دستخط کرنا منظور کیا۔ جس کی وجہ ایک یہ ہوئی۔ کہ میں پہلے ہی سے مرزا سے بحث وخطاب قطع کرنا چاہتا تھا۔ جس کے واسطے دو دفعہ اعلان دے چکا تھا جو منقول ہوا۔ **دوسری وجہ** یہہ کہ میں نے اس وقت یہ خیال کیا۔ کہ اگر میں ذرا بھی تامل و توقف کروں گا تو مرزا کو ایک عذر اور بہانہ ہاتھ آجائے گا اور وہ بھی دستخط کرنے سے انکار کر جائے گا۔ اور ایسا موقعہ پھر ہاتھ نہ آسکے گا جس میں اس کی انذاری پیشگوئیاں بند اور موت ختم ہوتی ہے۔ اور اسکے منہ زالہامات اور بددعاؤں کو جو اُس کے انجن دوکانداری کے چلتے پُرزے ہیں مُہر لگائی جاتی ہے۔ اور یہ تجویز سزا رجانی ومالی سے بدرجہا بہتر مکر ملا ثر ہے۔ کیونکہ اگر اس کو جانی سزا ہوگی تو وہ قومی شہید کہلائیگا۔ اور صدہا عوام کو اپنے دام میں پھنسا جائے گا۔ اور اگر مالی سزا تجویز ہوگی تو وہ ایک کے بدلے دس اپنے اتباع سے وصول کرے گا۔ اور اِس سے اس کی دُکان کو اور بھی فروغ ہوگا۔ اور اگر اس سے مچلکہ لیا جائے گا تو وہ صرف ایک سال کے لئے یا بمنظوری سشن جج تین سال کے لئے ہوگا۔ نہ اس اقرار نامہ کی طرح تمام عمر کے لئے۔ یہہ سوچ کر میں نے خوشی سے اور بلا توقف اقرار نامہ کو دستخط کر دیا۔

اور یہہ بات ظاہر ہے ۔ اور دفعات اقرار نامہ کو سرسری طور پر پڑھ کر بھی کس وناکس کو سمجھ میں آسکتی ہے۔ کہ اِس اقرار نامہ کے دفعات (۱) لغایت (۳) اور دفعہ (۵) تو خاصتہً مرزا ہی کے

متعلق اور اُسپر موثر ہیں۔ خاکسار سے اِن کا کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ نہ میں الہامی پیشگوئیاں کرتا ہوں۔ اور نہ میں کسی کے حق میں بد دعائیں کیا کرتا ہوں۔ اور نہ میں کسی امر کے تصفیہ کے لئے کسی سے مباہلے کی درخواست کرتا ہوں۔ نہ مجھے ملہم ہونے کا دعوےٰ ہے۔ نہ الہام بازی اپنا شیوہ ہے۔ نہ بطور کرامت مستجاب الدعوات ہونے کا ادعا یہ سب وعاوی تو اس وقت پرافٹ قادیاں اور اس کی جماعت میں پائے جاتے ہیں۔

دفعہ ۴۔ خاکسار اور مرزا دونوں کے متعلق ہے۔ اور وہ میرے عمل کے بھی ویسی ہی لایق ہے جیسی مرزا کے لئے واجب العمل ہے۔ سواس عمل کے لئے میں پہلے ہی سے مستعدی ظاہر کرچکا تھا جب میں نے دو دفعہ موقوفی جنگ کا اعلان دیا تو اس میں مباحثہ کے اندر ایسے الفاظ کو استعمال نہ کرنا خود تسلیم کرلیا۔ اور یہی اِس دفعہ کا منشا ہے کہ مباحثہ کے وقت ایک فریق دوسرے کو کافر دجال وغیرہ نہ کہے جس سے اشتعال طبع پیدا ہوکر نقص امن عامہ خلائق لازم آوے۔ اِس دفعہ کا یہ منشا، ہرگز نہیں کہ ایک فریق دوسرے کو کافر نہ سمجھے۔ اور اس باب میں اپنے اعتقاد و کانشنس کو بدل دے۔ اور اگر کوئی شخص کسی فریق سے دوسرے فریق کے حق میں اور اس کے اعتقادات کی نسبت فتوےٰ پوچھے تو وہ اُس کے حق میں اور ان اعتقادات کی نسبت وہ فتوےٰ نہ دے جس کو وہ اپنے اعتقاد میں صحیح و واجبی سمجھتا ہو۔ بلکہ برخلاف اپنے اعتقاد کے وہ اس کو مسلمان اور اپنا موافق مذہب خیال کرلے۔

اس امر کا نہ مجسٹریٹ نے کسی فریق سے اقرار لیا۔ اور نہ کوئی حاکم وقت اصول نیوٹرلٹی کے رو سے کسی سے اقرار لینے کا مجاز ہے۔ اور نہ کسی فریق نے اِس امر کا

اقرار کیا ہے کہ آئندہ ہم ایک دوسرے کو اپنا بھائی مسلمان سمجھیں گے۔ اور ایک دوسرے کے حق میں اس کے عقائد باطلہ کی نظر سے فتوے کفر نہ دیں گے دُنیا کے جملہ مذاہب مختلفہ کے کُل اشخاص اپنے مخالف گروہ کو گمراہ سمجھتے ہیں۔ اور جب اُن سے اُن کے مخالف کی نسبت فتوے پوچھا جاتا ہے تو وہ اُس کے حق میں وہی فتوے دیتے ہیں جس کو وہ اپنے خیال میں صحیح و واجبی سمجھتے ہیں۔ اس امر کو تمام دنیا سے کوئی شخص نہیں اُٹھا سکتا۔ تمام روئے زمین کا بادشاہ ہی کیوں نہ ہو۔

مرزا نے اپنے اشتہار ۱۷۔ دسمبر ۱۸۹۹ء میں یہ مضمون غلط اور خلاف واقعہ مشتہر کیا ہے کہ ابوسعید محمد حسین نے اِس اقرار نامہ پر دستخط کر کے اپنے فتوے کو جو اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ میں شائع کیا تھا منسوخ کر دیا۔ اور اسی بناء پر مرزا نے اس اشتہار میں یہ بھی دعوے کیا ہے کہ وہ فیصلہ ابوسعید محمد حسین کے منشاء کے برخلاف ہوا۔ جس کا جواب صفحہ (۱۰۴) میں گذر چکا ہے۔

ہم کو مرزا سے بحث و خطاب منظور نہیں۔ ہم صرف پبلک کو آگاہ کرنے کی غرض سے اس امر کا اظہار واجب سمجھتے ہیں۔ کہ مرزا نے اس بیان میں مجھ پر اور مجسٹریٹ ضلع پر افترا کیا اور پبلک کو دھوکہ دیا۔ **خاکسار بشمول** تمام مسلمانوں کے جو مذہب باطل مرزا کے مخالف ہیں مرزا کو اُس کے عقائد باطلہ مخالفہ اسلام کے سبب ویسا ہی گمراہ جانتا ہے۔ جیسا کہ اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے سے پہلے جانتا تھا۔ اور اُسکے حق میں وہی فتوے دیتا ہے جس کو جلد ۱۳۔ اشاعۃ السنہ میں مشتہر کر چکا ہے۔ **فیصلہ مقدمہ** اور دستخط اقرار نامہ کے بعد مجھ سے مولوی **برکت علی** صاحب منصف تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر نے سید حیدر حسین قانونگو سے تحصیل مذکور کے سامنے

امرتسر و لاہور کی ریل گاڑی میں مرزا کی نسبت فتوے پوچھا تو خاکسار نے وہی لکھوا دیا۔

مرزا کے خاص مرید یا حواری یعقوب ایڈیٹر اخبار الحکم نے بٹالے کے سٹیشن پر مجھ سے مرزا کے حق میں فتوے پوچھا تو میں نے وہی فتوے دیا۔ اس نے کہا کہ یہ فتوے تحریر کر دو گے۔ میں نے جواب میں کہا کہ تحریری سوال پیش کرو گے تو تحریری جواب ملے گا۔

انجمن اسلامیہ روڑکی کے سیکرٹری منشی مہر بخش صاحب نے مرزا کی نسبت میرا خیال پوچھا تو میں نے اُس کے جواب میں اپنے اسی خیال قدیم کا اظہار ایک خط کے ذریعہ کیا۔ جو مضمون زیر بحث کے بعد منقول ہو گا۔

الغرض اپنے فتوے یا اعتقاد کو میں نے نہیں بدلا۔ اور نہ منسوخ کیا۔ اور نہ ہی اس دفعہ چہارم اقرارنامہ کا یہ منشا ہے۔ صرف مباحثہ میں ان الفاظ کو بالمقابلہ استعمال نہ کرنیکا دونوں فریق نے وعدہ و اقرار کیا ہے۔ اور یہی اس دفعہ چہارم کا منشا ہے۔ ناظرین اشتہار مرزا مطبوعہ ۱۷۔ دسمبر سے دہوکھ نہ کھائیں۔

اب رہی دفعہ ۶۔ اقرارنامہ سو یہ دفعہ میرے خیال میں تو میرے متعلق نہیں۔ نہ میرا کوئی مرید یا پیرو ہے جس نے میرے کہنے سے منشاء دفعات ۱۔لغایت ۴ کے برخلاف مرزا کو بُرا کہا ہو۔ اور نہ اُس کو بُرا کہنے والوں میں ایسے اشخاص ہیں جو میری ہدایت سے اُس بُرا کہنے سے رُک جاتے یا آئندہ رُک جائیں۔ مگر چونکہ مجسٹریٹ کے خیال میں یہ بات جم گئی تھی۔ کہ اگر یہ شخص ان اشخاص کو روکتا تو وہ ضرور رُک جاتے۔ اِس لئے مجسٹریٹ نے مجھ سے بھی اِس دفعہ کے مطابق اقرار کرانا چاہا۔ اور میں نے بپاس خیال مجسٹریٹ اُسکو منظور کر لیا۔ اور اسپر عمل بھی کیا۔ کہ مئی ۱۸۹۹ء میں اس فیصلہ کو مشتہر کیا۔ تو انہیں حسب منشاء دفعہ ۶ کو اپنے دوستوں کو ان دفعات کی تعمیل کا مشورہ دیا۔ اور پرائیویٹ خطوں کے ذریعہ اور زبانی بھی سمجھایا کہ وہ آئندہ مرزا سے مباحثہ کرنا مطلق ترک کر دیں۔ مگر آخر میرا وہی

خیال سچا نکلا۔ اور اس سے مباحثہ کرنے والوں نے اب تک اُس کا تعاقب نہیں چھوڑا۔ اور اس سے مباحثہ اور چھیڑ چھاڑ کو ترک نہیں کیا۔ ہرچند اس مُباحثہ اور چھیڑ چھاڑ میں اونہوں نے ان الفاظ کو استعمال نہیں کیا۔ جن کے استعمال سے دفعہ ا۔ لغایت ۳۔ اقرار نامہ میں روکا گیا ہے۔ مگر میرا انشا اور مشورہ تو یہ تھا۔ کہ وہ بالکل اس سے بحث و خطاب نہ کریں۔ اور اب اس کو کان لم یکن سمجھ کر اس کا نام نہ لیں۔ میرے وہ دوست میرے مرید یا پیرو ہوتے تو میرے اس مشورہ پر عمل کرتے اور پھر اسکا نام نہ لیتے۔ اور وہ یہ سوچتے کہ جو کچھ مرزا کے مقابلہ اور جواب میں اشاعۃ السنہ نے پانچ سال تک کیا ہے وہ کافی سے بڑھ کر ہے۔ اور مثل تو یوں مشہور ہے ۔ حلوا کہ یک بار خوردند و بس ٭ اور یہاں تو حلوا پورے پانچ سال تک کھا یا کھلا یا گیا ہے۔ اور اس حلوا کا اثر بھی بخوبی ظاہر ہو چکا ہے۔ مرزا کی نبوت ختم ہو گئی۔ اسکے منذر الہامات و پیشگوئیاں جو اس کی نبوت کے چلتے پُرزے تھے۔ بند ہو گئے۔ مبلہلے اور بد دعائیں حکماً موقوف ہو گئیں۔ اب اُس کو مخاطب کرنا مثل "مُرے پر سو دُرے" کو عمل میں لانا ہے۔

اب بھی میرے دوست میرا کہا مانیں اور اس کو جانے ہی دیں جیسا کہ اُس کو میں نے جانے دیا ہے۔ اور اس کا نام زبان پر یا قلم میں نہ لاویں۔

ہمارے اس بیان سے ناظرین کو معلوم ہو گا کہ ہمنے مرزا کو کیوں چھوڑا ہے۔ اور کس معنے کر کے چھوڑا

٭ یہ امر عنوان مضمون میں درج نہ تھا۔ یہ صرف تبعاً ضمناً بیان ہو گیا کہ اُس کو چھوڑنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ اس سے بحث نہ کی جاوے۔ اور اس کو اپنا مخاطب نہ بنایا جاوے۔ اِس کے مغالطات پر پبلک کو آگاہ کرنا اس میں داخل نہیں

مراسلت

(جس کے نقل کرنے کا مضمون سابق میں بصفحہ ۱۰۴ وعدہ دیا گیا تھا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت اقدس مولانا مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب سلمہ۔ کی خدمت میں
بعد ما وجب عرض کیا جاتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے ایک اشتہار نسبت
جناب معہ دیگر صاحبان والاشان شایع کیا تھا جس کی میعاد ۱۳ ماہ تھی۔ جو پندرہ
جنوری سنہ رواں کو منقضی ہو گئی۔ اور یہ اشتہار بہت زور کا تھا۔ ماحصل
اشتہار کا میرے مفہوم میں اول یہ ہے۔ کہ آئندہ مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب
حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کو حق جانیں گے۔ یا جو کچھ ہو۔ اشتہار کو جو
خاص حضرت کے حق میں حضرت مرزا صاحب نے دیا تھا۔ اوس کو کیا
خیال فرماتے ہیں۔ اور آئندہ کے واسطے حضرت کا نسبت حضرت مرزا
صاحب کے کیا خیال ہے۔ یعنے ۱۶۔ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء سے میرے نزدیک

[illegible]

اور اس کے ترک کرنے کا نہ وعدہ ہے۔ نہ ارادہ۔ اور نہ احباب کو اسکا
مشورہ دینا مقصود ہے۔ آس آگاہی وخیر خواہی خلایق پر وقتاً فوقتاً عمل
ہوتا رہے گا۔ جیسا کہ اِس مضمون میں اس کے اشتہار ۱۷ دسمبر ۱۸۹۹ء کے
مغالطات پر بلا تخاطب مرزا آگاہی خلایق عمل میں آئی ہے۔ ایسے ہی
مضمون آئندہ میں اس کی درخواست ۲۷۔ جون کے مغالطات پر پبلک
کو اطلاع دی گئی ہے۔

وہ تو حضرات واجب الخدمت ہیں۔ اور ہم لوگ ہر دو حضرات کے مطیع حکم ہیں۔ باہم جو کچھ فرمائیں اُس میں ہم لوگوں کو کوئی منصب لب کشائی کا نہیں ہے۔ اور نہ ہونا چاہیئے۔ ہم لوگوں کی سعادت اِس میں ہے کہ علمار کے فرمانبردار رہیں۔ ملہم ربانی لاالٰہ بخش[1] صاحب کا اشتہار مورخہ ۱۰۔ نومبر ۱۸۹۹ء اور حضرت مرزا صاحب کا اشتہار مورخہ ۱۲۔ نومبر ۱۸۹۹ء ملاحظہ ہوا۔ اب حضرت سے دریافت طلب یہ امر ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی نسبت حضرت والا کا عقیدہ سابقہ اب بھی ہے۔ یا انکے دعاوی کو حضرت والا حق بجانب خیال فرماتے ہیں۔ اور اشتہار کو جو آپ کی نسبت معہ دیگر صاحبان شایع ہوا تھا۔ اس کو کیا خیال فرماتے ہیں۔ حضرت سے درخواست ہے کہ اشتہار اور حضرت مرزا کی نسبت اِس وقت جو حضرت کا خیال ہو اُس سے مفصل مطلع فرمایا جاوے۔ بغرض حصول جواب رقیمہ ہٰذا ٹکٹ ہاذا دو پیسہ کا ٹکٹ خط کی پیشانی پر چسپان ہے۔ مہربانی فرماکر جواب مفصل بعجلت تمام مرحمت فرمائیں۔

حضرت والا کا نیازمند خاکسار آثم محمد مہر بخش عفی عنہ مقام روڑکی مورخہ
۲۷ جنوری ۱۹۰۰ء وقت ۷ بجے شام

(الجواب)

میں غلام احمد ساکن قادیاں کو ویسا ہی بد اعتقاد اور مخالف اسلام جانتا ہوں جیسا کہ پہلے جانتا تھا۔ اور جو فتوے علمائے پنجاب و ہندوستان نے اُس کی نسبت جاری کیا ہوا ہے۔ اور وہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ میں چھپا ہوا ہے وہی فتوے میں اُس کے حق میں دیتا ہوں۔ جب مجھ سے کوئی پوچھتا ہے۔ اور اس کے دعوے کو جو برخلاف اسلام اُس نے کیا ہے میں نہیں مانتا۔ اوس کی پیشگوئی اشتہا

[1] الٰہ بخش نام غلط ہے صحیح محمد بخش ہے۔

۱۲- نومبر ۱۸۹۸ء کو خدا نے جھوٹا کیا - ۱۵- جنوری ۱۹۰۰ء اس کی تاریخ گذر گئی اور میں خیر و عافیت سے ہوں - ایسے ہی دوسرے دو شخص جن کے حق میں وہ پیشگوئی اس نے کی تھی وہ پیشگوئی اسی کے حق میں الٹی پڑی - کہ خدا تعالے نے اسکو پیشگوئی مذکور کے سبب ایک مقدمہ میں ملزم بنایا - اور اس سے وہ تب رہا ہوا جب کہ اس نے اقرار حلفی عدالت میں کیا - کہ میں ایسی پیشگوئی کسی شخص کے حق میں نہ کروں گا - گویا آئندہ اُس کی نبوت بند کر دی گئی - آپ اُس کی کسی تحریر کے فریب و دھوکہ میں نہ آجائیں - فتوے مذکور بقیمت ایک روپیہ عمر اور دیگر رسایل اشاعۃ السنہ ہمارے پاس سے جو پانچ سال کے پانچ جلدوں میں ہیں - اور ہر ایک جلد ۴۸۰ صفحہ میں ختم ہوئی ہے - اور وہ فی جلد ؎ روپیہ کے حساب سے ملتی ہیں - منگا کر ملاحظہ کریں - اور دیکھیں کہ ایسا شخص حضرت حضرت کہلانے کے لایق ہے - جیسا کہ آپ اِس خط میں اس کو حضرت حضرت لکھتے ہیں سابقاً آپ کے خط ۲۴ ستمبر ۱۸۹۹ء کے جواب میں جو خط مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۸۹۹ء نمبری ۴۷۳ - آپ کے نام روانہ کیا تھا اُس پر آپ نے کیا تعمیل کی - ایسا نہ ہو کہ آپ بیرزای بد اعتقاد ہو جائیں - آپ ایک اسلامی انجمن کے سکرٹری ہیں - آپ کو ایسی بلا سے بچنا نہایت ضروری ہے - میری اِس نصیحت کو قبول کر کے اطلاع نہ دی تو پبلک اہل اسلام کی اطلاع کے لئے اس خط کو رسالہ میں چھاپ دیا جائے گا -

مقام بٹالہ - ۳۱- جنوری ۱۹۰۰ء نمبر (۴۷)

راقم

ابو سعید محمد حسین بٹالوی - +

قادیاں کے مرزا اور اُس کی جماعت کی درخواست

۲۷ جون و ۲۰ جولای وغیرہ کا جواب

آنکس کہ بقرآن و خبر ز و نرہی ٭ اینست جوابش کہ جوابش نہ دہی

مرزا نے ایک **درخواست** ۲۷ جون ۱۹۰۰ء کو اپنی **قلم سے لکھی**۔ اور پھر از راہ کمال راست بازی و دیانت داری اپنی جماعت کے ۱۵۰ اشخاص کی طرف سے اور اُن کے نام سے شایع کی جس کا **خلاصہ** یہ ہے کہ فلان فلان مشایخ و علماء پنجاب و ہندوستان (جن میں اس خاکسار ناچیز کو بھی شامل کیا۔) بمقام بٹالہ ایک جلسہ کر کے اسمیں چند اشخاص مبتلا امراض و مصیبات و اہل حاجات خواستگاران دعا و نجات کو مرزا اور اُن کے مخالف علماء و مشایخ بالمناصفہ تقسیم کر کے منتخب کر لیں۔ اور اُن کے حق میں دعائیں کریں۔ پھر جس فریق کے منتخب اشخاص کثرت سے شفا اور نجات پائیں۔ اُس فریق کو فریق برحق اور صادق سمجھا جائے۔ اور فریق مخالف کو ناحق پر۔ اور کاذب۔ پھر **۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء** کے اشتہار میں مرزا اپنی جماعت کا حجاب و نقاب اُٹھا کر **خود کھیل کھیلا ہے**۔ اور اس میں ۸۵ اشخاص مشایخ و علماء ہندوستان و پنجاب کو جن میں خاکسار کو بھی نامزد کر کے شامل کیا ہے مخاطب کر کے لکھا ہے کہ ان میں سے پیر مہر علی شاہ صاحب ساکن گولڑہ۔ ضلع راولپنڈی۔ یا اور چالیس اشخاص جن میں پیر مہر علی شاہ صاحب ضرور شامل ہوں بمقام لاہور جمع ہو کر مرزا کے مقابلہ میں عربی زبان مین ایک سورہ قرآن کی تفسیر لکھیں جس میں معارف و حقایق قرآن کا بیان ہو۔ اور اس تفسیر کا مرزا کی تفسیر

سے موازنہ ہو۔ اور اس موازنہ کے واسطے پیر مہر علی شاہ صاحب (اگر وہ تفسیر لکھیں) تین اشخاص کو منتخب کریں۔ (جن میں ایک اس خاکسار کا نام لیا ہے۔ یا اور مولویوں کو (جن کو پیر مہر علی شاہ صاحب چاہیں) منتخب کریں۔ پھر جس فریق کی تفسیر اُن تین اشخاص کی حلفی شہادت و حلف سے جو مثل حلف قذف محصنات ہو (جس میں تین قسمیں ہوتی ہیں۔ اور چوتھی لعنت جھوٹے پر۔ چنانچہ قرآن مجید کی سورہ نور نمبری ۲۴۔ کی آیت ۶ میں تشریح ہے۔ اِس لعنت پر مرزا نے مسٹر ڈوئی صاحب بہادر سابق مجسٹریٹ گورداسپورہ۔ حال چیف سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب سے ڈر کر تصریح نہیں کی۔

ہم اس حلف قذف مُحصنات کی تشریح کر کے صاحب بہادر موصوف کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ مرزا نے اِس لعنت والی حلف کی تجویز میں اپنے اس عہد کا خلاف کیا۔ جو اقرار نامہ ۲۴۔ فروری ۱۸۹۹ء میں اس نے کیا تھا۔ اور اُس میں کسی سے بھی مباہلہ نہ کرنے کا عہد کر کے اِس لعنت کو جو حلف قذف مُحصنات اور مباہلہ میں یکساں پائی جاتی ہے۔ ترک کرنے کا عہد کر لیا تھا۔ اِس حلفی شہادت میں وہ اس خاکسار اور دوسرے علماء کو اس لعنت کا مورد بنانا چاہتا ہے۔ جس کو ترک کرنے کا وعدہ دے چکا تھا) غالب نکلے اس فریق کو مومن برحق اور صادق سمجھا جائے اور فریق مغلوب کو ناحق پر۔ اور کاذب۔

پھر ۲۳۔ جولائی ۱۹۰۰ء کے اشتہار میں مرزا نے علماء اہل اسلام کے ساتھ عیسائیوں۔ اور ہندوؤں کے علماء کو بھی شامل کر لیا ہے۔ اور اِن سب سے حقایق و معارف قرآن بیان کرنے میں (ہندوؤں۔ اور عیسائیوں کو بیان حقایق و معارف قرآن کے چیلنج کرنا۔ اور اُس مقابلہ میں اُن کو مسلمانوں کے

ساتھ شامل کرنا وہ جیسا کہ اشتہار ۲۳ جولائی کے صفحہ ۴ سطر ۹ میں پایا جاتا ہے۔)
کوئی وجہ نہیں رکھتا۔ وہ قرآن کو متضمن حقائق و معارف کب مانتے کہ اُن کے بیان
میں مرزا کا مقابلہ کریں۔) اور آسمانی نشان دکھلاتے ہیں۔ اور دعاؤں کے مقبول
ہونے میں مقابلہ کرنا چاہیئے۔ اور اس اشتہار میں یہ بھی نوٹس دیدیا ہے کہ اس
اشتہار کے بعد پندرھویں دن اسی مضمون کا اشتہار دیا جائے گا۔ اور ان اشتہارں
کی تعداد کو چالیس تک پہنچایا جائے گا۔

اِن درخواستوں کا جواب ہماری طرف سے وہی بیت ہے۔

جس کو ہم نے زیب عنوان کیا ہے۔ اِس جواب کو ناظرین رسالہ اشاعۃ السنہ سنین گذشتہ
رسالہ جلد ۱۳۔ لغایت ۱۸۔ جو بمقابلہ رسائل و اشتہارات شش سالہ مرزا شایع ہوچکا
ہے۔ کافی اور شافی سمجھیں گے۔ اور دواد انصاف ویکر کہیں گے کہ یہ جواب
نہایت عمدہ ومفید مصداق **ماقل ودل** ادا ہوا ہے۔ کیونکہ ان اجلاد اشاعۃ السنہ
میں ایسی درخواستوں کا جواب قرآن وحدیث سے بارہا ادا ہوچکا ہے۔ لہٰذا اب
ان درخواستوں کا جواب بحکم شہادت بیت مذکور یہی ہے کہ کچھ جواب نہ دیا جائے
اور ان درخواستوں کو تکرار محض و اعادہ بلا فائدہ سمجھ کر اُن کے پیش کرنے والں
کو مُنہ نہ لگایا جائے۔ **مگر جن لوگوں نے** اشاعۃ السنہ سنین گذشتہ کو اور اُنکے
مقابلہ میں تحریرات و اشتہارات مرزا کو نہیں دیکھا یا دیکھ پڑھ کر وہ بھول گئے
ہیں۔ وہ اِس جواب کا لطف نہ پائیں گے۔ **اُن کی فہمایش کے لئے** ہم اِس
اجمال کی تفصیل کرتے ہیں۔ اور اپنے سابق مضامین کا جس میں ان درخواستوں کا
جواب پایا جاتا ہے صرف خلاصہ بیان کر دیتے ہیں۔ نئی کوئی بات نہیں کہتے۔
اس تفصیل وبیان پر ہم کو باعث دوام ہوئے ہیں۔ وہ باعث
نہ ہوتے تو ہم اتنا بھی نہ کہتے۔

امر اول ۔ ناظرین کو اپنے اس دعوے کا (جو مضمون سابق میں ہم کر چکے ہیں۔) یقین دلانا کہ مرزا نے جو کچھ کہا ہے ۔ اس کا جواب اشاعۃ السنہ میں ادا ہو چکا ہے ۔ لہذا اب مرزا کی بحث و خطاب فضول ہے ۔ اور اس کو کان لم یکن سمجھکر اس کو چھوڑ دینا مناسب ہے ۔

امر دوم ۔ یہ کہ بعض اشخاص[1] نے ان درخواستوں کو واجبی اور لایق و مستحق جواب سمجھکر ہم سے انکے جواب کی درخواست کی ہے اور بعض[2] نے ان درخواستوں کے جواب سے ہمارے سکوت اختیار کرنے پر ہماری نسبت یہ گمان کر لیا ہے کہ ہم مرزا کے دعاوی و خیالات کے موافق ہو گئے ہیں ۔ ان دونوں فریق کی غلط فہمی اور سوء ظنی دور کرنے کے لئے ۔ اس بیان و تفصیل کی ضرورت معلوم ہوئی ۔

(اور وہ یہہ ہے)

مرزا شروع زمانہ دعوے نبوت و مسیحائیت و مجددیت و مہدویت سے جبتک اپنی تحریرات و تصنیفات میں وہی باتیں بار بار بیان کرتا ہے جو ابتدائی رسائل ۔ فتح ۔ توضیح ۔ ازالہ ۔ وغیرہ میں بیان کر چکا ہے ۔ مگر اس کی

---

[1] از انجملہ ایک شخص میاں الٰہی بخش ساکن کوٹلی موسے خان سابق ہیڈ نقشہ نویس نہر باری دواب ۔ دوسرے میاں رحیم بخش عرضی نویس رعیہ ضلع سیالکوٹ ہیں انکے اصل خطوط ہم بخوف طوالت نقل نہیں کر سکتے ۔ ان خطوں کے ایک سوال کو نقل کر کے اسکا جواب خاتمہ مضمون میں دیا جائیگا ۔

[2] بعض ان لوگوں کے نام معلوم نہیں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے پیسہ اخبار ۶ جولائی ۱۹۰۰ء میں انکا ذکر بایں الفاظ کرتے ہیں ۔ آپکی خاموشی کو قوم حیرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے ۔ بلکہ بعض کو شبہ ہوتا ہے ۔ کہ کہیں مرزا کی پیشگوئی (موافقت) کا ظہور نہ ہو ۔ خدا نہ کرے جن صاحبوں کو انکے نام دریافت کرنے ہوں وہ مولوی ثناء اللہ سے خط و کتابت کریں ۔ فقط

صورت و پیرایہ کو بدل کر اور اُن پر دوسرا رنگ چڑھا کر جیسے زمانہ امام شافعی ؒ میں ایک شخص فروخ نامی تیل فروش ایک ہی شکیزہ سے اُس کو مختلف مُنہ لگا کر جس قسم کا تیل چنبیلی وغیرہ کا کوئی مانگتا نکال دیتا تھا۔ اور حقیقت میں وہ ایک ہی تیل ہوتا تھا۔ یا جیسے اِس زمانہ کے بعض عطار و اشتہاری طبیب مختلف بوتلوں سے اُن پر مختلف لیبل لگا کر ایک ہی دوا نکال کر خریداروں کو یہ جتلاتے اور ٹھگے کماتے ہیں کہ یہ فلاں فلاں دوائیں ہیں۔

یہ باتیں جو اس وقت درخواست ۲۷ جون ۱۹۰۰ء اور اشتہار ۱۲ / جولائی ۱۹۰۰ء میں اُس نے کہیں ہیں۔ یہ اکثر وہی پرانی باتیں ہیں۔ جو فیصلہ آسمانی مطبوعہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کے بڑی تختی کے ۶ صفحہ میں اُس نے کہی تھیں ان میں صرف اجمال و تفصیل یا پیرایۂ بیان کا فرق ہے۔ وبس۔

ہم نے ۱۸۹۱ء کے رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ و ۲۔ جلد ۱۴ میں اِس فیصلہ کا خلاصہ صفحہ ۵ سے ۱۴ تک چار صفحہ میں بیان کر کے اس کا جواب صفحہ ۱۵ سے ۵۶ تک بیالیس ۴۲ صفحوں میں دیا ہے۔

اِس مقام میں پہلے اس خلاصہ کا خلاصہ نقل کیا جاتا ہے پھر اس جواب کا خلاصہ بیان ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

خلاصہ فیصلہ آسمانی کا خلاصہ

مومن و کافر کا امتحان بحکم قرآن ان چار علامتوں سے ہوتا ہے۔

اوّل۔ بشارات سے۔ یعنے مومن کو اس کے مرادات اور اس کے دوستوں کے مطلوبات قبل از وقوع بتائے جاتے ہیں۔

دوم۔ اطلاع مغیبات۔ یعنے مومنوں کو دُنیا کے واقعات متعلقہ غیر پر

قبل از وقوع اطلاع دیجاتی ہے۔

سوام۔ قبولیت دعوات۔ یعنے مومن کی اکثر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔
چہارم۔ کشف عجائبات قرآن یعنے مومن کو قرآن کے ایسے عجائب معارف وحقایق ودقایق سوجھائے جاتے ہیں۔ جو پہلے کسی مسلمان مفسر صحابی یا تابعی یا امام کو نہ سوجھے ہوں اور نہ کسی اسلامی کتاب تفسیر میں بیان ہوئے ہوں۔

پھر ان علامات کی شہادت سے مرزا نے اپنے اور اپنے مخالفوں سے امتحان ایمانی کی یہ صورت بیان کی ہے۔ کہ لاہور میں ایک جنرل کمیٹی قایم کی جائے جس کی شاخیں دور دراز ملکوں میں مقرر ہوں۔ وہ کمیٹی یا کمیٹیاں اپنا اپنا دفتر و رجسٹر بنا دیں۔ اُن رجسٹروں میں مرزا اور اس کے مخالف مولویوں کے بشارات وپیشگوئیاں متعلقہ واقعات آیندہ ایک سال تک درج کرتے رہیں۔ پھر ان بشارات وپیشگوئیوں کا باہم موازنہ کیا جائے۔ پس جس فریق (مرزا یا اُس کے مخالفوں) کی بشارتیں وپیشگوئیاں بہ نسبت فریق مخالف زیادہ سچ نکلیں وہ فریق مومن کامل تسلیم کیا جائے۔

پھر کہا ہے وہی کمیٹی مختلف امراض میں مبتلا (مثلاً کوڑھیوں۔ اندھوں وغیرہ) اور اہل حاجات خواستگاران دعا کو بذریعہ اشتہارات لاہور میں طلب کریں۔ اور ان سب کی درخواستیں ایک صندوق میں جمع کی جائیں۔ پھر اُن کو قرعہ اندازی سے مرزا اور اُس کے مخالف مولوی باہم تقسیم کرکے ایک سال تک اُن کے حق میں دعائیں کریں۔ پھر جس فریق کے لوگ کثرت سے شفا پائیں یا مراد کو پہونچیں وہ فریق مومن کامل تصوّر کیا جائے۔

پھر کہا اُسی کمیٹی کے سامنے مرزا اور اسکے مخالف مولوی قرآن شریف کے

ایسے عجائبات معارف وحقائق بیان کریں - جو پہلے کسی تفسیر میں نہ ہوں - پھر جس فریق کے بیان کردہ حقائق ومعارف خالی از تکلف ہوں وہ مومن کامل وصاحب علم لدنی سمجھا جائے ۔"

خلاصہ جواب فیصلہ مذکور

اس درخواست کا جواب اشاعۃ السنہ کے بیالیس[42] صفحہ پر ادا ہوا ہے - جس کا خلاصہ تین امور مفصلہ ذیل ہیں ۔

(۱) قرآن وحدیث نے کسی کا امتحان ان چار علامتوں سے نہیں کیا - اور نہ اس امتحان کا حکم دیا ہے - بلکہ قرآن کی سورہ ممتحنہ میں مہاجر عورتوں کے امتحان کا حکم اُن کے اعتقاد واعمال کے پرکھنے سے ہوا ہے - بناءً علیہ لازم ہے کہ مرزا کے ایمان کا امتحان اس کے اقوال وعقائد کی تحقیقات سے کیا جائے - نہ ان علامات چہارگانہ سے ۔

پھر مرزا کے اٹھارہ اقوال وعقاید جن کو علماء اسلام پنجاب وہندوستان نے مخالف اسلام قرار دیا ہے - بحوالہ نمبر صفحہ کتاب ونقل اصل عبارت بیان کر کے کہا ہے - کہ مرزا ان اقوال وعقایدکا مطابق قرآن واسلام ہونا ثابت کر دے - تو اہل اسلام مرزا کو مومن ومسلمان ہونے کا سرٹیفکٹ دینے کو طیار ہیں ۔

(۲) جملہ اہل امراض کوڑیوں - اندھوں وغیرہ کو لاہور میں طلب کر کے جمع کرنا مشکل امر ہے - دُنیا بھر کے کوڑہی لاہور ہیں جمع ہو جائیں گے - تو اتنا بڑا کوہڑی خانہ کہاں ملے گا - یا کون بنوا دے گا - اور ان کا خرچ خوراک روزمرہ کون اپنے ذمہ لے گا - بجائے اس کے بہتر اور آسان صورت یہ ہو

کہ مرزا اپنے بڑے حواری اور خلیفہ سوم میاں کریم بخش سیالکوٹی کے (جس کو
مرزائی پارٹی میں مولوی عبدالکریم کہا جاتا ہے۔ اور وہ ٹانگ سے لنگڑا۔ سر سے
کسی قدر گنجا۔ ایک آنکھ سے نیم کانا (احول ہے) حق میں مرزا دعا کرے۔ اسکی
دعا سے اس کی ٹانگ اور آنکھ درست ہوگئی۔ اور سر پر بال جم گئے۔ تو تمام مسلمان
مرزا کو مومن کامل و ولی مان لیں گے۔ بلکہ مرزا کے مخالف مولوی بھی اُس کو مسلمانی
کا سرٹیفکیٹ دیدینگے۔ کریم بخش کے حق میں اپنی کرامت و قبولیت دعا دکھانیمیں
مرزا کو کچھ عذر ہو تو اور اشخاص کے حق میں جنسے ایسی دعا کی فیس بھی ہزارہا روپیہ
کھا کر مرزا ہضم کر چکا ہے۔ اور اُس کا ذکر و نام رسالہ نمبر ا جلد ۴ صفحہ ۱۱ و ۲۸ میں
ہے۔ دعا کریں۔ اور اُس کا اثر دکھا دیں۔ اور اپنی مسلمانی کا سارٹیفکٹ لے۔

(۳) آیندہ کی بشارتوں اور پیشگوئیوں کا امتحان بھی طوالت و مہلت طلب ہے
لہذا وہ اپنی پچھلی بشارتوں (مثلاً سردار بہادر سید امیر علی شاہ لاہوری۔ رسالدار
پنشنر کے گھر میں فرزند پیدا ہوگا۔ اور نواب صاحب معزول مالیر کوٹلہ کو شفا
ہوگی۔ جس کے عوض وہ پانچ پانچ سو روپیہ لیکر کھا چکا ہے وغیرہ وغیرہ۔)
اور پچھلی پیشگوئیوں (مثلاً مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری اپنی دختر مرزا کو نہ دے گا۔
اور دوسرے شخص سے اُس کا نکاح ہوگا۔ تو اُس کا شوہر اڑھائی برس میں فوت
ہوگا۔ اور وہ دختر مرزا کے نکاح میں آ جائے گی۔ یا عبداللہ آتھم عرصہ ۱۵ ماہ میں
فوت ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔) کا سچا ہونا ایک مجلس منعقد کر کے ثابت کرے اور
ان بشارتوں و پیشگوئیوں کی تحقیقات کے لئے ایک غیر مقرر کمشن کمیٹی سے
ان کا سچا ہونا تسلیم کرا دے۔ اور اپنی مسلمانی کا سرٹیفکیٹ لے۔

اسی کمیٹی کے فیصلہ سے پچھلے حقایق و دقایق بیانی مرزا کا امتحان کیا جائے
(مثلاً لیلۃ القدر سے کوئی رات مراد نہیں۔ بلکہ ایک ظلماتی زمانہ مراد ہے۔ اور

حضرت عیسے مُردہ کو زندہ نہ کرتے۔ اور نہ اندھے کوڑھی کو اچھا کرتے۔ اور نہ
مٹی کا پرند بناتے۔ بلکہ یہ کام وہ مسمریزم سے کرتے۔ جو حقیقت میں کچھ نہ ہوتے۔
پس اگر وہ ان حقایق بیانیوں میں حسب فیصلہ کمیٹی مذکور صادق نہ نکلا۔ بلکہ اس
حقایق بیانی کو اس کمیٹی نے الحاد و ارتداد قرار دیا۔ ایسا ہی اس کی پچھلی
بشارتوں اور پیشگوئیوں کو کمیٹی نے دھوکہ بازی۔ اور دروغ گوئی ٹھرایا۔ تو
پھر کسی عقلمند کے نزدیک اس کی آئندہ بشارتوں و پیشگوئیوں اور حقایق بیانیوں کا
اعتبار کیونکر جائز ہوگا۔ اور وہ مثل مشہور کے من جرب المجرب حلت
بہ الندامہ کا مصداق کیونکر نہ ٹھریگا۔

یہ ہم نے **بیالیس صفحہ** کا خلاصہ دو صفحہ میں بیان کیا ہے۔ **اصل جواب**
کو ناظرین ملاحظہ فرمائیں گے تو امید ہے اس کے لطف و ذوق سے حظ اوٹھائیں گے
جن کے پاس وہ نمبر ۱ جلد ۲۱ نہ ہوں وہ دفتر اشاعۃ السنہ سے طلب کریں۔ وہ
چار نمبر ہیں۔ اہل وسعت کو بقیمت ایک روپیہ ملیں گے۔ اور کم وسعت لوگوں کو
نصف قیمت ۸ر کو۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

اور **بالمقابل تفسیر لکھنے کا** جو مرزا نے اشتہار ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء میں
دعوے کیا ہے یہ بھی اس کا **پرانا دعوے ہے**۔ جو کتاب وساوس
کے صفحہ ۶۰۲۔ اور دیگر کتب و رسائل میں اس نے کیا ہے۔

اس کا جواب سنہ ۱۸۹۲ء کے اشاعۃ السنہ نمبر ۸ جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۰۔
وغیرہ میں دیا ہے۔ **جو بعینہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے**۔

قادیانی صاحب! میں آپ کے مقابلہ میں عربی میں تفسیر لکھنے کو حاضر ہوں حاضر
ہوں۔ جب چاہیں۔ اور جس مقام میں چاہیں۔ لاہور میں۔ خواہ بٹالہ میں مجھے بلائیں
میں فوراً حاضر ہو جاؤنگا۔ اور چونکہ آپ ہی اس مقابلہ کے مدعی ہیں میں نہیں۔ لہذا

آپ ہی پر اس مجلس کا اہتمام و انتظام واجب ہے۔ آپ شوق سے انعقاد مجلس کا اہتمام کریں۔ اور مجھے بتا دیں۔ اور اگر آپ نے پسند کیا یا اکثر ارکان مجلس نے پسند کیا۔ (ناظرین اس شرط کو ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں بشرط رضامندی مرزا۔ و ارکان مجلس کے مرزا کی سابق عربی عبارت و معارف کا امتحان تجویز کیا ہے۔ نہ قطعی طور پر و بلاشرط۔) تو اس مجلس میں پہلے آپ کی سابق تحریرات عربی خصوصاً خطبہ وساوس کو جس پر آپ کو اور آپ کے اتباع کو بڑا ناز ہے پیش کیا جاوے گا۔ اور ایسا ہی آپ کے سابق بیان کردہ اسرار و معارف و حقائق قرآنیہ کو جو آپ نے رسالہ فتح اسلام توضیح المرام۔ ازالہ اوہام۔ اور کتاب وساوس میں بیان کئے ہیں۔ اس مجلس علماء میں پیش کیا جائے گا۔ ان عبارات کی کریہہ عربی کو سنکر اگر حاضرین با مذاق کو متلی شروع ہو گی اور میرے بیان سے اور بھی اُن عبارات میں آپ کی غلطیاں صرفی و ادبی ثابت ہو گئیں اور آپ کے اسرار و حقایق کا کفر و الحاد ہونا ثابت ہو گیا۔ تو پھر آپ کو دوبارہ امتحان دینے کے لئے عبارت آرائی اور حقایق فرمائی کی تکلیف اُٹھانے اور چالیس روز تک اس تکلیف کے لئے کسی جگہ مقید رہنے کی حاجت نہ رہے گی۔ اور آپ کی حقیقت کس و ناکس کو معلوم ہو جائے گی۔ اور اگر اس مجلس میں آپ کی سابق عربی واقعی اور صحیح عربی نکلی اور آپ کے اسرار و حقایق کی حقانیت ثابت ہو گئی تو پھر میں آپ کے مقابلہ میں عربی تفسیر لکھونگا یا (اگر آپ کی سابق عربی دانی و اسرار بیانی کی ہیبت دل پر پڑ گئی تو) میں آپ کے مقابلہ سے عاجز ہو کر آپ کو اس مجلس میں بڑا عالم عربیت و ادیب و نکتہ رس حقیقت شناس مان لونگا۔ اور آپ کو جاہل سمجھنے میں غلطی کا اقرار کروں گا۔ اب آپ مجلس کے انتظام و اہتمام میں توقف نہ کریں۔ اور نہ آپ کوئی عذر و چون و چرا انعقاد مجلس میں پیش کریں۔

اور اسی مجلس کے تصفیہ پر راضی ہو جائیں۔ مجلس سے پہلے اِس عُذر کو بذریعہ تحریر پیش کر کے ایک اور نئی بحث شروع نہ کریں۔ جس سے مطلب اور مقصود کے دُور پڑ جانے کا اندیشہ ہے۔

یہ جواب بھی جواب فیصلہ آسمانی کی طرح پورا پورا نقل نہیں ہوا

ناظرین پورا ملاحظہ فرمائیں گے۔ تو جواب فیصلہ آسمانی کی طرح اِس سے بھی ایک لطف اٹھائیں گے۔

یہ جواب جس نمبر ۸ جلد ۱۵ میں درج ہے اُس کے ساتھ نمبر ۷۔ اور ایک نمبر میں شائع ہوئے ہیں۔ وہ آٹھوں کے آٹھ نمبر ہی مل سکتے ہیں۔ اہل وسعت لوگوں کو بقیمت دو روپیہ۔ کم وسعت لوگوں کو بقیمت ایک روپیہ۔

ناظرین! ہمارا یہ جواب مرزا کے دیکھنے میں آیا تو اُس نے ہماری تحریر کے مطابق جلسہ کرنے اور اپنی عربی دانی کی حقیقت کھولنے سے گریز کیا۔ اور بظاہر یہ بہانہ کیا کہ میری درخواست کو مخاطب نے ٹالا ہے۔ اور اس پر رسالہ کرامات الصادقین کے صفحہ ۲۲ و ۲۳۔ میں یہ ریمارک کیا۔ اور کہا کہ رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۸ جلد ۱۵۔ کو صفحہ ۱۹۰ سے ۲۹۲ تک بغور پڑھنا چاہیئے۔ کہ کیونکر اُس نے رکیک شرطوں سے اپنا پیچھا چھوڑایا ہے۔ چنانچہ ان صفحات میں لکھا ہے کہ اِس مقابلہ سے پہلے کتاب دافع الوساوس کی عربی عبارات کی غلطیاں ثابت کریں گے۔ (ناظرین! میری عبارتِ منقولہ صفحہ ۱۲۲ کو دیکھو اس میں بشرط رضا مندی).

مرزا و ارکان مجلس ہمارات تجویز کی گئی ہے۔ یا قطعی طور پر وبلا شرط اور پھر فتح اسلام اور توضیح المرام کے کلمات کفر الحاد پیش کریں گے۔ اور نیز ان پچاس سوالات کا جواب طلب کریں گے۔ جو مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کی موت

کی نسبت مراسلت نمبر ۲ مورخہ ۹ جون میں ہم لکھ چکے ہیں۔ اسی طرح سلسلہ وار جواب الجوابات کا جواب پوچھا جائے گا۔ (ناظرین عبارت منقولہ صفحہ ۱۱ میں یا تمام جواب میں یہ باتیں کہاں پائی جاتی ہیں۔ غور سے جواب کو پڑہیں۔ اور انصاف سے داد دیں) پھر تفسیر عربی میں مقابلہ کیا جائے گا۔ صفحہ ۱۹۰ و صفحہ ۱۹۱ و صفحہ ۱۹۲۔ کو پڑہو" ناظرین ہم اس کے جواب میں اور کچھ نہیں کہتے بہاگے بھگلئے ہوئے مرزا کو پہر اپنا مخاطب نہیں بنانے۔ ہم بھی اپنے ناظرین سے یہی درخواست کرتے ہیں کہ وہ صفحہ ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲۔ اشاعۃ السنہ کو ملاحظہ فرما کر داد انصاف دیکر کہیں کہ۔ جو باتیں اس قول میں مرزا نے میری طرف منسوب کی ہیں میں نے اُس جواب میں کہاں کہی ہیں۔ میں نے کیا کہا۔ اور مرزا نے اس کو کیا بنا لیا۔ اور بالمقابلہ عربی تفسیر لکھنے کو اُس نے ٹلا یا۔ بعض لوگ جو مرزا کے حال وحقیقت سے واقف نہیں اور اس کے دام میں پھنس گئے ہیں یا وہ ہنوز اُس کی نسبت متردد و مذبذب ہیں۔ اس قسم کے جواب درخواست مرزا کو سُنکر یہ کہتے ہیں کہ کیوں مرزا کی ہر ایک درخواست کو بغیر کسی شرط کے مقبول نہیں کیا جاتا۔ اور کیوں اس کی سابق عربی عبارات اور پیشگوئیوں اور بشارات کے امتحان کی تجویز کو (مرزا کی رضامندی ملی حاضرین جلسہ کے پسند کرنے کی شرط ہی سے ہی) پیش کیا جاتا ہے۔ علماء وقت کو چاہیئے کہ جس امر میں مرزا مقابلہ کرنا چاہے اُسی میں اُس کے مقابلہ کے لئے فوراً کھڑے ہو جائیں اور اپنی کوئی شرط پیش نہ کریں۔ اور مثل مشہور ہے۔ دروغ گو را تا بخانہ بایدرسانید۔ کو عمل میں لاویں۔

ان لوگوں کے خیال ومقال کا جواب یہ ہے۔ کہ ایسا تب ہوسکتا یا ہونا چاہیئے تھا۔ جبکہ علماء وقت مرزا کو مخاطب صحیح اور مُنہ لگانے کے لائق سمجھتے۔ وہ نہ تو مرزا کو عالم علوم ظاہری سمجھتے ہیں۔ نہ اہل باطن صاحب قوت قدسیہ خیال کرتے ہیں۔ وہ

اُس کو علوم ظاہری سے جاہل و قوّت باطنی سے بے بہرہ سمجھتے ہیں۔ اور جو دعویٰ وہ کرتا ہے (جیسے عربی نویسی کے مقابلہ کا دعوے یا باطنی طاقت سے نشان نمائی کا دعوے) اُس کو وہ شعبدہ بازی یا مداریوں کی سی لاف و گزاف سمجھ کر اُس کو مُنہ لگانا نہیں چاہتے۔ رہا جھوٹے کو ملزم کرنا۔ اور مثل مشہور ہے دروغگو را تا بخانہ باید رسانید۔ پر عمل کرنا۔ سو اسکی سابق کارستانیوں (سابق عربی نویسی و بشارتوں و پیشگوئیوں کے ایگزیمیشن (امتحان سے) بغیر کسی تکلیف اُٹھانے اور وقت خرچ کرنے کے ہوسکتا ہے۔

علماء وقت کے مقابلہ میں مرزا کے ایسے دعوے اس دعویٰ کی مثل یا نظیر ہیں کہ (۱) ایک مریل آدمی جہان کے پہلوانوں سے کشتی لڑنے کا دعوے اور چیلنج کرے۔ (۲) یا فقیر قلاش روئے زمین کے بادشاہوں کو الٹی میٹم (لڑائی کا آخری نوٹس۔) ارسال کرے۔ (۳) یا ایک طفل مکتب دنیا کے عالموں فاضلوں کو مباحثہ کے لئے بلاوے۔ (۴) یا ایک پنساری یا بناوٹی طبیب اشتہاری مسلم الثبوت و ڈگری یافتہ ڈاکٹروں اور سندی خاندانی طبیبوں سے معالجہ میں مقابلہ کرنا چاہیئے۔

پس کیا ممکن اور بحکم عقل جائز ہے کہ کوئی نامی پہلوان یا کسی سلطنت کا بادشاہ یا کوئی مسلم الکل عالم و فاضل یا مسلم شدہ ڈاکٹر یا حکیم اِس کندہ ناتراش مقابل کے مقابلہ کے لئے میدان میں علم بلند کرے۔ نہیں۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔

اِن چار مثالوں کو مرزا کے معتقد اور اُس کو کوئی چیز سمجھنے والے حسب حال نہ سمجھیں تو اُن کی فہمائش کیلئے دو مثالیں مرزا کے گھر لگتی پیش کیجاتی ہیں۔

(۱) ملا محمد بخش مینیجر اخبار جعفر زٹلی لاہور نے بار ہا مرزا کو مباحثہ ظاہری کے لئے بلایا ہے (۲) باطنی اُمور کشف و کرامت و قبولیت دعا میں مقابلہ کے لئے